یر اعزازی :
یاءالدین احمد برنی
چندہ سالانہ ایک روپیہ
۵۰ - گیدوبل لیکھراج روڈ
کراچی - ۱
ت فی پرچہ ۲ آنے

۷۸۶

رجسٹرڈ نمبر اپنی ۱۹۲۵

ادارہ تحریر:
...الدین ظفر
...الخیری
علاءالدین خالد

کتابی دنیا

(انجمن ناشران و تاجران کتب کراچی کا نقیب)

جلد ۳ ستمبر ۱۹۵۸ع شمارہ ۱۰

کتابوں کو قومیانے کی مختلف اسکیمیں

پچھلے کئی برس سے مختلف محکمہائے علیمات کتابوں کو قومیانے کی طرح طرح کی سکیموں پر غور کرتے رہے ہیں اور بعض علاقائی کموں نے کچھ کتابیں حکومت کی طرف سے ھاپی بھی ہیں۔ مثلاً بورڈز آف سیکنڈری یجوکیشن کراچی، لاہور اور ڈھاکہ —— ہ تجربہ کرچکے ہیں۔ اور ان کے تجربے یہ ات ثابت کرچکے ہیں کہ وہ اپنے مقصد میں اکام رہے ہیں۔ پاکستان ایک اسلامی جمہوری لک ہے۔ اس میں روس اور دوسرے کمیونسٹ لکوں کی ایسی اسکیمیں رو بہ عمل کیوں لائی اتی ہیں؟ اس کا جواب بیسیوں مرتبہ کے حتجاج کے بعد بھی نہ مل سکا۔

اب سننے میں آرہا ہے کہ بعض محکمے جیسے پنجاب کا ایڈوائزری بورڈ ہے، خود کتابیں لکھوا کر مختلف ناشرین کو چھاپنے کے لئے ے گا۔ یہ قومیانے کی دوسری بدترین قسم کی ثال ہوگی۔ اس سے نہ صرف تصنیف و تالیف حدود ہو کر رہ جائے گی بلکہ تحقیق بند ہوجائے گی اور کھلے مقابلے میں جو انسان کی پج اور کام کرنے اور کام کو ترقی دینے کا ذبہ ہے وہ مسدود ہوجائے گا۔ اب تک محکموں کی تیار کردہ کتابیں نہ صرف ناقص رہی ہیں بلکہ اوسط کتابوں سے ان کا معیار گھٹیا رہا ہے۔ سائنس وغیرہ کی کتابوں میں تو ایسی فاحش غلطیاں ہیں کہ تعجب ہوتا ہے کہ محکمۂ تعلیم پنجاب نے ان کتابوں کو اپنے نام سے منسوب کس طرح کیا۔

محکمہ کی اپنی کتابوں کا معیار شہادت ہے کہ ان کی تیار کی ہوئی کتابیں آیندہ بھی کیسی ہوں گی اور مجوزہ اسکیم کے تحت تالیف شدہ کتابیں اپنے تسلسل کے لحاظ سے پیوندی ہوں گی۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس اسکیم کی ضرورت کیوں محسوس کی جارہی ہے۔ کیا اس کا مقصد یہ نہ لیا جائے کہ تعلیم کے محکمہ کو بھی افسران متعلقہ سیاست دانوں کے ھاتھوں پامال کرنا چاہتے ہیں کہ یہ بھی اسکیم الیکشن سے وابستہ رہے؟ ہمیں یہ اسکیم کسی اور طرف اشارہ کرتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔

ہم محکمۂ تعلیم پنجاب کی توجہ کراچی میں منظور شدہ کتب کی طرف دلاتے ہیں۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ کتابیں محکمۂ تعلیم پنجاب کی اپنی تیار کردہ کتابوں سے کئی درجہ بہترین ہیں اور جب تک کھلا مقابلہ جاری

مولانا ظفر علی خاں کی لائف

کرم آباد - ۷ اگست - آج کل چودھری غلام حیدر صاحب اپنے بھائی مولانا ظفر علی خاں کی لائف لکھنے میں مصروف ہیں - آنے والے موسم سرما میں یہ کام ختم ہوجائے گا۔

ادبی خبریں

* اخبار یوجنا کے ایڈیٹرخشونت سنگھ اردو کے مشہور ناول امراؤ جان ادا کا انگریزی میں ترجمہ کر رہے ہیں۔ نصف سے زیادہ ترجمہ ختم کرلیا گیا ہے -

* انجمن رفاہ اطفال Child Welfare Board ہندوستان کی ہر زبان میں بچوں کے ادیبوں کا ایک بورڈ بنارہی ہے ، جو بچوں کے خیالات ، جذبات اور حالات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان کے لئے ادب تیار کرے گا۔ اردو کے لئے بھی ایسا بورڈ بنے گا -

* انجمن ترقی اردو ہند غالب کے اردو کلام کو تاریخی ترتیب سے شائع کر رہی ہے - یہ کام برسوں کی محنت کے بعد مشہور محقق امتیاز علی عرشی نے انجام دیا ہے - کتاب اگلے مہینے تک شائع ہوجائے گی -

* اردو کے مشہور ادیب جناب مالک رام حکومت ہند کے تجارتی کمشنر ہوکر قاہرہ تشریف لے گئے ہیں - خیال ہے کہ موصوف کا وہاں قیام تین سال تک رہے گا -

* پریم چند کا ۷۸ واں جنم دن نئی دہلی میں انڈو سوویٹ کلچرل ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام منایا گیا - اس موقع پر شری بنارسی داس چتر ویدی نے کہا کہ روس میں پریم چند کا لکھا ہوا ادب بے حد مقبول ہورہا ہے - پنڈت سندر لال نے بھی پریم چند کو خراج عقیدت پیش کیا - روسی سفارتخانہ کے مسٹر بارنکوف نے بھی تقریر کرتے ہوئے پریم چند کو خراج عقیدت پیش کیا -
(ہماری زبان)

مولانا آزاد

دھلی سے ”آج کل“ کا جو آزاد نمبر نکل رہا ہے، اس کے لئے پنڈت نہرو نے ایک طویل پیغام بھیجا ہے جس میں مولانا آزاد کی قربانیوں اور ان کی خدا داد قابلیتوں کو بہترین الفاظ میں سراہا گیا ہے -

مشرقی پارچہ جات مغرب میں

واشنگٹن میں مسٹر میٹرس نے اپنے عجائب خانہ میں مشرق قریب اور جنوبی ایشیا کی دست کاریوں کے بہترین نمونے جمع کئے ہیں - ۱۷ ویں صدی کے ایرانی قالین پورے ایک بڑے کمرہ میں سجے ہوئے ہیں - عجائب خانہ میں نایاب کتب کا ایک کتبخانہ بھی ہے - بعض پارچے اموی ، عباسی اور فاطمی دور کے ہیں -

ترکمانوں کا سلسلۂ نسب

سوویٹ یونین کی سائنس اکیڈیمی نے ” ترکمانوں کا سلسلۂ نسب“ کے نام سے ایک کتاب شائع کی ہے - اس کے مصنف ۱۷ ویں صدی کے عبدالغازی تھے - اس کتاب کے سات قلمی نسخے سوویٹ لائبریریوں میں ہیں -

نادر مخطوطات

بھارت کے قومی آرکائیوز (میوزیم) نے نادر مخطوطات حاصل کرنے کی مہم کا آغاز کیا ہے

تاریخ ہند سے متعلق ہیں اور ملک کے
تلف حصوں میں پھیلے ہوئے ہیں ۔ اگر
ں مخطوطات نہ حاصل کئیے جاسکے تو انکی
یکرو فلم تیار کرلی جائے گی ۔ جو چیزیں
ں میں حاصل ہوئی ہیں ان میں ملکہ
رجہاں کا ایک فرمان ہے جو خوبصورت خط
تعلیق میں ہے اور جس پر اس کا طغرا اور
ر ہے ۔ یہ شاہی طبیب (حکیم روح اللہ)
ے متعلق ہے جو بھڑوچ کے رہنے والے تھے
ر جن کا انتقال ۱۶۰۰ میں ہوا ۔ ایسے فرامین
ں پر نورجہاں کے دستخط ہوں ، بہت ہی
در ہیں اور اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ
ہنشاہ جہانگیر کے نظم و نسق میں اسے
س قدر دخل تھا ۔

جگر مراد آبادی

(کتابی دنیا کے نام خاص اطلاع)

گونڈہ ۔ ۹ اگست ۔ حضرت جگر مرادآبادی
ن دنوں لکھنو میں بسلسلہ' علاج قیام پذیر
یں ۔ گزشتہ ماہ میں انہیں تین قلب کے دورے
ڑ چکے ہیں ۔ ڈاکٹر عبدالحمید صاحب کا علاج
و رہا ہے ۔ خیال کہ ہے طبیعت ٹھیک رہی تو
ہ اس ہفتہ گونڈہ واپس آجائیں گے ۔ دوسرے
ط مورخہ ۲۶ اگست میں لکھا ہے کہ جب
ے لکھنو میں آئے ہیں کوئی دورہ نہیں پڑا
گر طبیعت اچھی نہیں رہتی ۔ قیسی الفاروقی

تہذیب کا مستقبل

نئی دہلی ۔ ۴ اگست ۔ ڈاکٹر رادھا کرشنن
ے نوجوانوں کی ورلڈ اسمبلی کے سامنے تہذیب
کے مستقبل پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ
ین ، آزادی اور حفاظت کی نئی دنیا صرف وہ
لوگ حاصل کرسکتے ہیں جن کے دلوں میں
اعلیٰ روحانی خیالات موجزن ہیں ۔ قومی
لیڈروں کا فرض ہے کہ وہ اپنی اپنی اقوام کی
بقا کے مقابلے میں زیادہ وسیع بھلائی کا خیال
کریں ۔ ہمیں انسانی عظمت میں ، انسانیت
میں اور خیرسگالی میں نشو و نما حاصل کرنی
ہے اور اس کے لئے ضرورت ہے کہ ہمارے دل و
دماغ میں تبدیلی پیدا ہو ۔

نئے چین کا ایک گیت

(شاہراہ آزادی)

محنت کرو اور محنت کرو ۔
یہ محنت کسی کے لئے نہیں ، اپنے لئے ہے ۔
ہم کبھی دھوکہ نہیں کھاسکتے ۔
ہم دھوپ یا بارش سے نہیں ڈرتے ۔
اکٹھے زور لگاؤ ، اکٹھے آگے بڑھو ۔
کوئی چیز ، دنیا کی کوئی چیز ہماری راہ
نہیں روک سکتی ۔
سڑک کو ہموار کرنے کے لئے رولر پر باہم
زور لگاؤ ۔
ان رکاوٹوں کی طرف بڑھو جو سامنے ابھری
ہوئی ہیں ۔
ہمارے لئے یہی سڑک محاذ جنگ ہے ۔
ناہمواریوں کے خلاف اکٹھے لڑو ۔ اکٹھے
آگے بڑھو ۔
رکاوٹوں کو ہٹاتے ہوئے آگے قدم بڑھاؤ ۔
آزادی کی شاہراہ تعمیر کرتے جاؤ ۔
محنت کرو اور محنت کرو ۔ (امروز)

ڈاکٹر زاہد علی کا انتقال

علامہ ڈاکٹر زاہد علی نظام کالج حیدرآباد
دکن کے پروفیسر عربی ۲۲ جون کو انتقال

ہر ایک چیز میں دوسروں کی محتاجی ہو ۔ اس احتیاج اور افلاس کو مٹانے کی تدبیر سب سے مقدم ہے ۔''

شہرت

''شہرت وہ بد بلا ہے کہ جہاں یہ آتی ہے کچھ نہ کچھ شیخی آہی جاتی ہے ۔''

وقت کی قیمت

''وقت ایک نعمت ہے اور خدا کی دوسری نعمتوں کی طرح انسان وقت پر اس کی بھی قدر نہیں کرتا اور قدر اس وقت ہوتی ہے جبکہ وہ ہاتھ سے نکل جاتا ہے ۔''

مصنفین و مولفین

''ابھی پبلک میں اسقدر قدر شناسی کا مادہ پیدا نہیں ہوا کہ مصنفین و مولفین اسکے بھروسہ پر بڑے کام کرسکیں ۔ اسلئے ضرورت ہے کہ ایک زمانہ تک اسکے سر پر حکومت و دولت ہاتھ رہے ۔''

ثانوی تعلیم کے بورڈ کی گشتی چٹھی

نمبر ۔ ایس ای / ٹی ۔ ۱۱ ۔ ۵۸/۳۵۷۲

مورخہ ۸ اگست ۱۹۵۸

موضوع : ٹرکی کے ساتھ ہمارا جو ثقافتی معاہدہ ہے ۔ اسے عملی جامہ پہنانے کی تجویز

جناب من !

میں آپ کی توجہ حکومت پاکستان کی وزارت تعلیم کی چٹھی کے خلاصہ کی جانب مبذول کرتا ہوں اور آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ ثانوی جماعتوں کے لئے کتابیں تیار کرتے وقت مشترکہ ایڈوائیزری کمیشن کے خیالات کو پیش نظر رکھا جائے ۔

آپ کا صادق بشیرالدین احمد صدیقی سیکریٹری

ٹرکی اور پاکستان میں معاہدہ

''فریقین اعلیٰ (ٹرکی و پاکستان) اس امر کی پوری پوری احتیاط کرینگے کہ دفعات کے حدود کے اندر اس امر کا تیقن کریں کہ دونوں ممالک میں جو درسی کتابیں شائع ہوں ان میں ایسی غلط بیانیاں نہ ہوں جن کا ہر دو ممالک میں سے کسی پر برا اثر پڑے ۔''

مشترکہ ایڈوائیزری کمیشن کے خیالات حسب ذیل تھے :۔

''پاکستانی وفد نے اس امر کا تذکرہ کیا کہ انکے اپنے مدارس میں چند ترکی شخصیتوں کا ذکر موجود ہے ، مثلاً خصوصیت کے ساتھ کمال اتا ترک کا ۔ اس نے یہ بھی یاد دلایا کہ بھارت و پاکستان کی تاریخ کے بہت سے بادشاہ اور دوسرے مدبر اور بہادران قوم کے ترک تھے ۔ اسلئے پاکستان وفد نے شدت سے یہ بات محسوس کی کہ دونوں ملکوں کو زیادہ مثبت طریقہ' عمل اختیار کرنا چاہئے ، یعنی نہ صرف یہ کہ اس امر کا تیقن کیا جائے کہ ایک دوسرے کے ملک کی تاریخ کے بارے میں غلط بیانیاں نہ ہوں بلکہ یہ بھی کہ دونوں ملکوں کے تاریخی واقعات اور ان کے عظیم افراد کی زندگی کے حالات بھی درسی کتابوں میں درج کئے جائیں ۔''

روس میں چار لاکھ لائبریریاں

ماسکو ۔ ۳ ستمبر ۔ روس میں ۴ لاکھ لائبریریاں ہیں جن میں ڈیڑھ ارب کتابیں ہیں ۔ ماسکو کی لینن لائبریری میں ۱۶۰ زبانوں کے میگزین ، کتابیں اور مخطوطات موجود ہیں ۔

شائع شدہ کتابیں

* اردو اکیڈیمی سندھ نے ذیل کی نئی کتابیں شائع کی ہیں :-

۱-۱۹۳۸ — ناول از جارج آرڈیل - ترجمہ ابوالفضل صدیقی - چار روپے-

۲- موجودہ طبی ایجادات - ترجمہ ڈاکٹر ایس - اے - شکور و حکیم عطاالرحمن - ڈھائی روپے -

۳- نئے پرانے چراغ از آل احمد سرور - ۵ روپے

۴- تار پیراھن - کلام شان الحق حقی - ۵ روپے

* اردو اکیڈیمی سندھ نے کالج کے طلبا کے لئے ذیل کی کتابیں شائع کی ہیں :-

1. Democratic Constitutions, By M. M. Saleem Quraishi Rs. 8/8/-
2. Ivanhoe. By Sir Walter Scott Rs. 3/-/-

۳- مسدس حالی صدی ایڈیشن - تین روپے

۴- مرزا غالب اور ان کا کلام - بارہ آنے

۵- باغ و بہار مرتبہ ابوالخیر کشفی - ۲ روپے

طاهر نیوز ایجنسی، نکل روڈ، کراچی نے ذیل کی کتابیں شائع کی ہیں :-

۱- ڈاکٹر فیمانچو کی بیٹی — قیمت ۳ روپے -

۲- ڈاکٹر فیمانچو کا انجام — قیمت ۳ روپے -

۳- بلبوں — قیمت ۳ روپے -

۴- اچھی صورت بھی کیا بری شے ہے ! - ۳ روپے-

۵- پیار کی بستی — قیمت ۳ روپے ۸ آنے -

۶- دلجیت — قیمت ۳ روپے ۸ آنے -

اقبال اکیڈیمی، کراچی، اب تک ذیل کی کتابیں شائع کرچکی ہیں :-

۱- اقبال کا تنقیدی جائزہ — از قاضی احمد میاں اختر — ۲- اقبال از عطیہ بیگم — مترجمہ ضیاءالدین احمد برنی — ۳- حیات اقبال — از پروفیسر لطف اللہ (سندھی) — ۴- ضرب کلیم — از ڈاکٹر عرفانی (فارسی) — ۵ اقبال ایرانیوں کی نظر میں — ڈاکٹر عرفانی (فارسی) - ۶- کلام اقبال — از غلام مصطفیٰ (بنگالی) - ۷- اسرار رموز — از ڈاکٹر عبدالوھاب عزام (عربی) -

"ادارۂ ادبیات اردو" (حیدرآباد دکن) کے منیجر اطلاع دیتے ہیں کہ اردو مخطوطات کی (جلد چہارم) مرتبہ ڈاکٹر زور حال میں شائع ہوئی ہے - محمد قلی قطب شاہ کی جیون کہانی بھی شائع ہوگئی ہے -

گوشۂ ادب (لاہور) نے ماہ اگست میں مندرجۂ ذیل کتب شائع کی ہیں :-

حضرت عمر کے سیاسی نظریے

از ابو یحییٰ امام خان - ۴ - ۳

اسلامی ڈرامے

از باسط سلیم صدیقی - . - ۳

نظر نامہ

از محمود نظامی - . - ۵

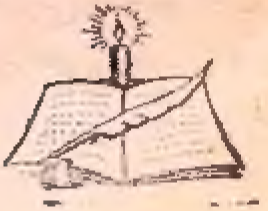
نیا ادارہ (لاہور) نے اردو کے مشہور غزل گو اور گیت نگار شاعر شکیل بدایونی کی غزلوں اور گیتوں کا مجموعہ "شبستان" کے نام سے شائع کیا ہے -

بک لینڈ، ہرمز جی اسٹریٹ، کراچی نے ذیل کی کتابیں دوبارہ شائع کی ہیں -

اختر (رئیس احمد جعفری - قیمت تین روپے)

کالی گھٹائیں - (احمد شجاع پاشا — قیمت چھ روپے)

اور ناھید (عبداللہ قدسی - قیمت ۵ روپے) -



تبصرے

Reminiscences of A Judge

(ایک جج کی یاد داشتیں)

فیروز شاہ جہانگیر شاہ طالع یار خاں (سول لائنز، سورت) ایک زمانہ میں ڈسٹرکٹ جج تھے - انھوں نے وہ زمانہ پایا تھا جب کہ صوبہ میں بڑے بڑے جج انگریز ہوا کرتے تھے مثلاً سر اسٹینسلے بیچلر ، سر لارنس جینکنز وغیرہ جنھوں نے انصاف کی انگریزی روایات کو ہندوستان میں قائم کیا - حال میں انھوں نے اپنی چند یاد داشتیں انگریزی میں شائع کی ہیں جن میں سے کچھ اقتباسات اس لئے دئے جارہے ہیں تاکہ ہمارے نوزائیدہ ملک کو جو جمہوریہ کے نام سے مشہور ہے، کچھ فائدہ پہنچے - یہ مشورے خود انھوں نے اپنے ملک والوں کو دئے ہیں، لیکن اچھی چیز جہاں سے بھی ملے اسے اپنالینا چاہئے -

انھوں نے ایک جج کھارے گھاٹ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے : ''وہ بہت بڑے جج تھے اور ان کا عمل درآمد اس مقولہ پر تھا کہ ''جتنے زیادہ تم طاقتور ہو، اتنے ہی زیادہ تم کو رحم دل بھی ہونا چاہئے -'' چنانچہ جج کی حیثیت سے اپنی ساری زندگی میں انھوں نے کبھی کسی کو پھانسی کی سزا نہیں دی، اس بنا پر کہ انسان خطا اور نسیان کا پتلا ہے اور اس لئے اسے کوئی ایسا فیصلہ صادر نہیں کرنا چاہئے جو منزہ من الخطا ہو - .... مگر وہ جج سے بڑھکر انسان تھے اور اپنی آمدنی کا بہت بڑا حصہ غربا کو دیدیا کرتے تھے - وہ مہربانی اور شرافت کا پیکر تھے - ان کی شرافت ان کی آنکھوں سے ہویدا تھی جنھیں 'روح کی کھڑکیاں' کہا جاتا ہے - ...

''لوگوں کو چاہئے کہ وہ دوستوں کی وساطت سے باہم فیصلہ کرلیا کریں اور عدالتوں میں نہ جایا کریں - بڑے بڑے شہروں میں اس مقصد سے مصالحتی بورڈ قائم ہونے چاہئیں - . . .

''میرے زمانے میں ایک عورت تھی جو اپنے رشتہ داروں کی مدد سے خود اپنی ہلاکت کا باعث ہوئی تھی - مقصد یہ تھا کہ وہ اپنے دشمنوں سے بدلہ لے سکے - لیکن دوران مقدمہ میں یہ بات کھل گئی - سچ ہے کہ سچائی بعض اوقات فسانہ سے بھی زیادہ عجیب ہوتی ہے -

''ایک مرتبہ میرے سامنے ایک ملزم (پٹھان) آیا وہ صورت شکل کے اعتبار سے بالکل حضرت مسیح سے ملتا جلتا تھا - وہ کھڑیالی کے لقب سے مشہور تھا - وہ لوگوں کے گھروں پر گھنٹے درست کرنے کے بہانے داخل ہوتا اور پھر زیورات وغیرہ لے کر چمپت ہوجاتا - اس کار و بار کے سلسلہ میں اس نے ایک قتل بھی کردیا تھا - چنانچہ اس پر نقب زنی ، قتل اور ڈاکہ زنی کے الزامات میں مقدمہ چلایا گیا - وہ کئی دفعہ جیلوں سے اور پولیس کی تحویل سے بھی بھاگ نکلا تھا - اس کے خلاف براہ راست کوئی شہادت نہ تھی لیکن شبہات مبینہ پر قرائن اس قدر زبردست تھے کہ اسے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا تھا - جب میں نے اسے موت کی سزا کا حکم سنایا تو اس نے نہایت

غصه سے میری طرف دیکھا اور پولیس کی تحویل سے نکل بھاگنے کی کوشش کی حالانکه وه رسیوں سے بندھا ہوا تھا تاکه وه مجھ پر جھپٹے اور میرا گلا دبادے۔ ہائی کورٹ نے میرے فیصله پر صاد کردیا۔ اسے بالا آخر احمدآباد میں پھانسی کی سزا دیدی گئی۔ کوئی نہیں کہه سکتا که اگر وه زنده رہتا تو کتنے جرائم اور کرتا۔"

کتابچه کے آخر میں وه لکھتے ہیں:
"ختم کرنے سے پہلے میں ایک معامله کے متعلق ضرور اشاره کر دینا چاہتا ہوں جو میرے دل کو مضطرب کئے ہوئے ہے۔ جج کو اپنے ہم ملکوں کی سیرت کا صحیح اندازه کرنے کے مواقع ملتے ہیں۔ لیکن اس بارے میں میں جس رائے پر مجبوراً پہنچا ہوں وه یه ہے کد وه معیار نہایت ہی پست ہے۔ یه چیز عدالتوں میں زیاده دکھائی دیتی ہے جہاں طرح طرح کے جھوٹ بولے جاتے ہیں حالانکه بیانات حلف اٹھانے کے بعد دئے جاتے ہیں۔ اکثر اوقات انہیں جھوٹ بولنے کے لئے رشوت دی جاتی ہے۔ ایک ملک کی عظمت کا دارومدار اسکے باشندوں کے کیرکٹر پر ہوتا ہے اور ہماری حکومت کا فرض ہے که وه اپنے باشندوں کے کیرکٹر کے عام معیار کو بلند کرنے کی انتہائی کوشش کرے۔

سارا رساله دلچسپ اور سبق آموز یاد داشتوں پر مشتمل ہے۔ (ض-ا-ب)

سویرا

یه "سویرا" (لاہور) کی ۲۳ ویں پیشکش ہے۔ اسمیں متعدد مضامین اور نظمیں پڑھنے کے قابل ہیں۔ ابتدائی مضمون "میں اور حالی" میں ڈاکٹر وحید قریشی نے نہایت شسته انداز میں بیان کیا ہے که وه حالی سے کس طرح واقف ہوئے۔ اس سلسله میں انہوں نے اپنے استاد ڈاکٹر عنایت الله کو بھی معاف نہیں کیا جنکی "بے ذوقی کے سبب انہوں نے مجھے حالی سے محبت کرنے کے بجائے اس سے دور ہوجانے پر مجبور کردیا۔" پھر بھی قریشی حالی سے لپٹے رہے اور اگر ان میں بدذوقی جس کا گله انہوں نے کیا ہے، نه پیدا ہوجاتی تو وه یقیناً حالی کے متعلق یه نه لکھتے که "ان کی آخری دور کی شاعری محض آخرت کا توشه ہے، شاعری نہیں۔"

دوسرا دلچسپ مضمون وقار عظیم صاحب، کا ہے جنہوں نے 'قصه' گل و صنوبر، پر بہت ہی منصفانه اور شگفته انداز میں بھر پور تبصره کیا ہے۔ "ہماری عشقیه شاعری" بہت محنت سے لکھا گیا ہے اور پڑھنے کی چیز ہے۔ پادری کی بیٹیاں اچھا افسانه ہے۔ نظموں میں آدم و سانپ (ظہیر کاشمیری) 'کیمیا' (شہزاد احمد) بہت نفیس ہیں، احمد مشتاق اور بشیربدر کی نظمیں بھی خوب ہیں۔ ڈراموں میں 'دوزخ'، (عصمت چغتائی) 'معصوم' (ڈاکٹر جاوید اقبال) اور 'خلیج' (امجد حسین) بہت ہی اچھے ہیں۔ به حیثیت مجموعی سارا نمبر پسندیده مضامین پر مشتمل ہے۔ آرٹ کی تصاویر نے اور جان ڈال دی ہے۔ گیٹ اپ بھی دیده زیب ہے۔ الغرض سارا رساله ادب، آرٹ اور کلچر کا بہت ہی دلچسپ امتزاج پیش کرتا ہے۔ قیمت دو روپے کچھ بھی نہیں۔

(ض-ا-ب)

حضرت امام ابو حنیفه کی سیاسی زندگی

مصنف : علامه مناظر احسن گیلانی مرحوم -
ناشر : نفیس اکیڈیمی ، بلاسس اسٹریٹ ، کراچی -
سائز : ۲۰ × ۲۶ / ۸ - صفحات ۵۵۶ - مجلد -
قیمت : باره روپے -

کتاب زیر تبصره حضرت امام ابوحنیفه کی زندگی پر مشتمل ہے ، لیکن زور زیاده تر ان کی زندگی کے سیاسی پہلو پر دیا گیا ہے - یه پہلی مرتبه ۱۹۴۹ء میں چھاپی گئی تھی اور اب اسے دوباره چھاپا گیا ہے -

ساری کتاب مجاهدانه انداز میں لکھی گئی ہے - اور ہر موقع پر امام کی اعلیٰ سیرت کے شواهد پیش کئے گئے ہیں - اسلامی قوانین کی تدوین میں جو اہم حصه انہوں نے لیا ہے اسے فاضل مصنف نے خوب اجاگر کیا ہے - کتاب میں ایسے ایسے واقعات بھی بیان کئے گئے ہیں جو نه صرف روح فرسا ہیں بلکه انہیں پڑھ کر مطلق العنان حکومتوں کی مذمت کرنی پڑتی ہے - ان کتابوں کا یه فائده ہے که ہماری حکومتیں انہیں پڑھ کر دوباره ویسی غلطیوں کا ارتکاب نه کریں - مگر انسانی فطرت ایکساں ہے - تحکم پسند انسان تحکم پسندی کو نہیں چھوڑ سکتا - یه وهی چیز ہے جسے مصنف نے ''وقار'' (prestige) کہا ہے - ناکاره سے ناکاره حکومت جب کچھ وجه جواز نہیں پاتی تو اسی فرسوده ہتھیار کا سہارا لیتی ہے -

حضرت امام ابو حنیفه کی زندگی مسلمانوں کے لئے سبق آموز ہے -

نفیس اکیڈیمی کا یه احسان ہے که اس نے ایسی مفید کتاب پبلک کے سامنے پیش کی ہے -

کتاب کی لکھائی دیده زیب اور انوری بیگم دہلوی کی خطاطی کا اچھا نمونه پیش کرتی ہے - پروفوں کو زیاده احتیاط کے ساتھ پڑھنے کی ضرورت تھی - (ض - ا - ب)

بچوں کی کہانیاں

۱ - نرالا آئینه - ۲ - بچوں کا مشاعره -
۳ - بہادر لڑکا -

مکتبهٔ الیاس - ۳۳/۲ - جی - گورنمنٹ هاؤسنگ سوسائیٹی - کراچی

یه کہانیاں مسلم ضیائی ایم - اے نے لکھی ہیں اور چونکه وه جنوں اور جادوگروں سے متعلق ہیں اسلئے بچے انہیں دلچسپی سے پڑھینگے - زبان صاف اور سہل ہے - ہر ایک کی قیمت ۶ آنے ہے اور گیٹ اپ بھی بہت پاکیزه ہے -

نئی نئی کتابیں

ادبی کتابیں

تار پیراہن از شان الحق حقی ۵ - - ۰

اور پھر بیان اپنا—اخلاق احمد دہلوی ۲ - ۸

۱۹۸۴ (ناول) ابوالفضل صدیقی ۳ - ۱۲

شام اودھ (،،) ڈاکٹر احسن فاروق ۵ - ۰

کیسا باغ کیسی بہار (ناول) ۵ - ۱۲

جدید طبی ایجادات (ترجمہ) ۲ - ۱۲

سائنس ؟ (ترجمہ) ۳ - ۱۲

نئے پرانے چراغ آل احمد سرور ۵ - ۰

بادشاہ از میکاولی ترجمہ محمود حسین ۳ - ۴

اندر سبھا از امانت مقدمہ وقار عظیم ۲ - ۸

روشن مینار اختر حسین رائے پوری ۲ - ۸

نیلی چھتری ظفر عمر ۳ - ۰

لال کٹھور ،، ۳ - ۴

بہرام کی گرفتاری ،، ۲ - ۱۲

چوروں کا کلب ،، ۱ - ۱۲

مکمل فہرست مفت طلب فرمائیے

فون نمبر ۳۱۷۳۰

کالج کی کتابیں

1. Democratic Constitutions
   by M. M. Saleem Quraishi 8/8/-
2. I V A N H O E
   by Sir Walter Scott 3/-/-
3. John Halifax the Gentleman
   by Mrs. Craik 4/-/-
4. Systematic Organic Chemistry
   by Prof. A. Rasheed 4/8/-
5. Calculus
   by Kamali 6/8/-
6. College Algebra
   by Kamali 5/10/-

A Short History of Civilization
by A. R. Zaidi 8/8/-

8. A Study of Civics
   by Manzurul Haq 3/4/

Great Palitical Thinkers 2/-/-

مسدس حالی صدی اڈیشن
مرتبہ ڈاکٹر عابد حسین ۳ / -

باغ و بہار
مقدمہ ابوالخیر کشفی ۲ / -

انتخاب خطوط غالب مرتبہ مشرف انصاری
ڈاکٹر عبادت بریلوی ۲ / ۸

مختصر تاریخ ادب اردو
ڈاکٹر اعجاز حسین ۷ / -

تار کا پتہ "لائبریری"

آردو اکیڈمی سندھ

رحمت بلڈنگ ، بندر روڈ ، نزد مسافر خانہ ، کراچی

مراسلہ

ریڈیو پاکستان کراچی کی خدمت میں

تقریباً ۳—۴ سال سے ریڈیو پاکستان سے جو مشاعرے، مسالمے اور محفل غزل کے پروگرام نشر کئے جاتے ہیں اُن میں صرف چند ہی شاعر بار بار بلائے جاتے ہیں اور کراچی کے بیشتر مشاهیر شعرا کو بالکل نظر انداز کردیا جاتا ہے۔ ریڈیو پاکستان کی یہ جانبدارانہ پالیسی ادب و شعر کی ترقی کے لئے جسقدر مضر ثابت ہورہی ہے اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ کیا ذمہ داران ریڈیو پاکستان اپنی اس غلط روش اور جانبدارانہ پالیسی پر نظرثانی فرمائینگے؟ اس سلسلے میں مسٹر ذوالفقار علی بخاری ڈائریکٹر جنرل ریڈیو پاکستان کو بھی توجہ کرنی چاہئے۔ رضی الدین قریشی، کراچی



ضیاء الدین احمد برنی نے ایسٹ پریس، کراچی - میں چھپوا کر
۵۰۱ گیدو مل لیکھراج روڈ، کراچی - ۱ سے شائع کیا۔